مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی

کے افکار ونظریات سے متعلق

دارالعُلوم دیوبند کا متفقہ موقف

مرتب

مفتی مسعود احمد قاسمی/دھولیہ

فاضل دارالعلوم دیوبند

9922116053

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی

کے افکار ونظریات سے متعلق

دارالعلوم دیوبند کا متفقہ موقف

مرتب

مفتی مسعود احمد قاسمی /دھولیہ
فاضل دارالعلوم دیوبند
9922116053

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سب کا علمی اور مسلکی مرکز دار العلوم دیوبند ہے، ہمارے مسلک ومشرب کے ترجمان اور راہنما اکابر دار العلوم ہیں، دار العلوم دیوبند نے مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی کے افکار ونظریات کے بارے میں بلاخوف لومۃ لائم اپنا موقف واضح کر دیا ہے کہ وہ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں اور رجوع کے بعد بھی وہ قرآن وحدیث کی غلط تشریحات اور غلط اجتہادات کر رہے ہیں اور دوسروں پر سخت تنقید وطنز کر رہے ہیں، مولانا کے تازہ بیانات سے یہ بات بالکل یقینی ہوگئی ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ خصوصاً اکابرِ دیوبند کی فکر سے ہٹ کر ان کی ایک خاص فکر بن چکی ہے، اِسی خود ساختہ فکر پر وہ ساری امت کو لانا چاہتے ہیں، جیسا کہ دار العلوم دیوبند کی طرف سے ۳۱/ جنوری ۲۰۱۸ میں جاری کی گئی تحریر میں وضاحت آچکی ہے اور دار العلوم دیوبند کے موقف سے متعلق اساتذہ دار العلوم کے درمیان اختلاف کی جو باتیں میڈیا پر چلائی گئی تھیں، وہ سب جھوٹی اور خلافِ واقعہ تھیں، دار العلوم کی طرف سے ۷/ مئی ۲۰۱۸ کو مؤقر اکابر اساتذہ اور مفتیان کرام کے دستخط سے اس کی بھی وضاحت کی جاچکی ہے۔

ہمارے علم میں یہ بات رہنی چاہیے کہ مولوی محمد سعد صاحب کی فکر کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ وہ سیرتِ صحابہ کے خوشنما عنوان سے نصوص کی تشریح وتفہیم میں توارث کی پابندی، یعنی: اسلاف واکابر کی تحقیقات کی پابندی سے آزاد ہو چکے ہیں، حالانکہ اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ نصوص فہمی میں توارث کی پابندی ریڑھ کی ہڈی اور اہل السنۃ والجماعۃ کی شناخت کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ آزادی ہر دور میں باطل شخصیات کے لیے اپنے باطل نظریات کے استنباط واشاعت کا سہل الحصول راستہ رہا ہے۔

مولانا اپنی آزادانہ تشریحات وتعبیرات سے عوام کو ماضی کے اسلاف اور موجودہ اکابر ومشائخ سے ہٹا کر اُس سوچ کی طرف لا رہے ہیں جس سے اسلاف بیزاری کا مزاج بنتا ہے، وہ اور اُن کے متبعین اسلاف واکابر کے علمی ذخیرے کی طرف مراجعت کیے بغیر براہ راست نصوص، بالخصوص سیرتِ صحابہ سے غلط اخذ واستنباط کر رہے ہیں، ان کے معتقدین میں یہ رجحان پیدا ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد سے اب تک دعوت کو مولانا نے جس طرح سیرت سے سمجھا ہے، ایسا کسی نے نہیں سمجھا، چنانچہ روز بروز دعوت سے متعلق نئے نئے غلط اجتہادات سامنے آرہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ ہم دعوت کو حال یا ماضی کی شخصیات سے سمجھنے کے بجائے براہ راست سیرتِ صحابہ سے سمجھیں گے، جیسا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم براہ راست احادیث سے دین کو سمجھیں گے اور ائمہ اربعہ اور اکابر واسلاف کے علمی ذخیرے کے پابند نہیں ہیں۔

مولانا اِسی خود ساختہ فکر کے داعی ہیں اور اسی پر گویا ایک نئی جماعت بنا رہے ہیں، اُن کے متبعین میں اسلاف بیزاری اور ان کے دینی فہم پر بے اعتمادی کی سی کیفیت پیدا ہو چکی ہے، نتیجۃً ان کی اطاعت کا دم بھرنے والوں کی طرف سے سابقہ اور موجودہ اکابر علما کی شان میں بے ادبی اور بد اخلاقی کے واقعات کثرت سے رونما ہو رہے ہیں، ان کی طرف سے مسلسل ایسی تحریریں اور بیانات سامنے آرہے ہیں جن میں جابجا لعن طعن، الزمات واتہامات؛ بلکہ بددعا تک کے جملے کہے اور لکھے جارہے ہیں، مضامین کے الفاظ کی وحشت ناکی اور عنوان کی بدنمائی ایک خاص افتادِ طبع اور مخصوص مزاج ومذاق کی خبر دے رہی ہے، اصل موضوع پر سنجیدہ بات نہ کہی جاتی اور نہ لکھی جاتی، جو شخص سلف صالحین، جمہور امت، اہل حق اور سواد اعظم کے مذاق سے کچھ بھی آشنا ہوگا، وہ مولانا اور ان کے ہمنوا کے فکر ومذاق کو اس سے مختلف پائے گا۔

بلا شبہ سیرتِ صحابہ کسوٹی ہے اور صحابہ کا علم وعمل معیار ہے؛ لیکن کیا ہر کس وناکس کا اخذ واستنباط معتبر ہے؟ ہر گز نہیں، اہل حق مستند علمائے امت ہی کا اخذ واستنباط معتبر ہے، کم علمی کے ساتھ براہ راست سیرتِ صحابہ سے استنباط واستخراج کا عزم اور اپنی نص فہمی کو علمائے حق پر پیش کیے بغیر عوام میں

چلانا، دوسروں پر تنقید وتبصرہ کرنا اور تفردات؛ بلکہ باطل خیالات پر بے جا اصرار ہی امت میں انتشار وخلفشار کا اصل سبب ہے، پہلے بھی اس طرح کے خوشنما نعرے امت میں لگائے جا چکے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ناسمجھ عوام اور اغراض پسند علماء عنوان کی خوشنمائی میں مبتلا ہو گئے اور سمجھدار حقیقت کو سمجھ کر الگ ہو گئے اور بہت سے افراد مدمقابل آ کھڑے ہوئے اور تخریب واختلاف کے فتنے نے امت کو گھیر لیا۔

مولانا کے ذریعے رجوع کے نام پر وقفہ وقفہ سے احتیاطی اعلانات بھی دلوائے جا رہے ہیں؛ لیکن یہ حقیقت ہے کہ شخصیت یا جماعت کے نظریات کا حقیقی اظہار ان کے محتاط طریقے سے کیے گئے اعلانات پر نہیں ہوتا؛ بلکہ اس شخصیت اور اس سے وابستہ دیگر شخصیات کے اعمال وکردار اور ان کے علم وفہم پر علمائے حق کا اعتماد اصل کسوٹی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کو اپنے موقف کے اظہار میں بلاشبہ غیر معمولی لعن طعن اور مختلف قسم کی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا؛ لیکن حق کے خاطر ہر قسم کے حالات کو جھیلنا اور دنیوی نقصانات کو انگیز کرنا دارالعلوم کی سنت قدیمہ رہی ہے، یہ کوئی قابلِ تعجب اور حیرت کی بات نہیں ہے، ہمیں افسوس صرف اس پر ہے کہ بعض تبلیغی فضلا، مدارس کے سادہ لوح معصوم طلبہ کو اپنا آلہ کار بنا کر دارالعلوم دیوبند کے متفقہ موقف کے خلاف عوام اور طلبہ مدارس کو ورغلا رہے ہیں اور غیر متعلق باتوں کی تشہیر کر کے اصل حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہمارے اکابر واساتذہ کی شان میں گستاخانہ تبصرے اور بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔

یہ لوگ ایک طرف دارالعلوم دیوبند اور اکابرِ دیوبند کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں؛ لیکن نجی مجلسوں میں دارالعلوم دیوبند کے متفقہ موقف کے خلاف غلط دلائل دیتے ہیں اور نظام الدین کے نام پر عوام اور طلبہ مدارس کی تشکیل کرتے ہیں اور پھر مولوی سعد صاحب کی امارت پر بیعت کرا دیتے ہیں، خالی الذہن طلبہ کے سامنے مولوی محمد سعد صاحب کا دفاع اور ان کی باتوں کی غلط تاویلات کرتے ہیں اور اپنی نسبت دارالعلوم دیوبند کی طرف کرتے ہیں، یہ فضلاء بھی بظاہر ایک خوشنما عنوان ''مرکزیت'' کے داعی ہیں؛ لیکن پسِ پردہ مولوی محمد سعد صاحب کی غلط باتوں کی تائید کرتے ہیں اور دلائل دیتے ہیں۔

مرکزیت کا جوہری وجود نہیں ہوتا، مرکزیت مقصدیت سے مربوط اور قائم ہوتی ہے، مقصدیت ختم تو مرکزیت کجا؟ دین کی صحیح شکلوں کی ترویج واشاعت کے بجائے جس چہار دیواری میں دین تحریف کا شکار ہو کر متعدی بھی ہونے لگے، تو اسے مرکز سمجھنا اور گرداننا حدود سے تجاوز اور بالائے ستم یہ کہ قیامت تک اس مرکزیت کو قوت وشدت سے ثابت کرنا الحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ باطل نظریات کی اشاعت کی جگہ کو کیا مرکزیت کا نام دینا صحیح ہے؟ جس فکر پر علمائے حق کو اختلاف ہے، اُس سے گریز کرتے ہوئے مرکزیت کے عنوان سے سادہ لوح اور عقیدت پسند عوام کو لبھانا تلبیس کے سوا کچھ نہیں، جس فرد کے بارے میں وقت کے اکابر علما کا یہ فیصلہ ہو کہ وہ دین میں انحراف کا شکار ہو چکا ہے اور اس کی سیکڑوں غلط باتیں عوام میں پھیل چکی ہیں، کیا ایسے غیر معتمد فرد کے ہاتھ میں امت کی باگ ڈور دی جا سکتی ہے؟ کیا اس کے ہاتھ پر بیعت ہونا جائز ہے؟ کیا شریعت میں اسی کا نام مرکزیت ہے؟ کیا اُس کا دفاع اور اس کی باتوں کی غلط تاویلات یہی دیوبندیت ہے؟ کیا اِسی کا نام قاسمیت، رشیدیت اور تھانویت ہے؟ کیا ناسمجھ عوام کے فکر وعقیدے کی حفاظت ہمارا فریضہ نہیں؟

آج کروڑوں عوام گمراہی کے دہانے پر کھڑے ہوئے ہیں، اس نازک موقع پر اہل حق اور فکر دیوبند سے اتفاق رکھنے والے علماء، خصوصاً ابنائے دار العلوم دیوبند کو متحد ہو کر اس فتنے کا مقابلہ کرنا وقت کا ایک اہم فریضہ ہے، دارالعلوم دیوبند اپنا دینی فریضہ ادا کر چکا ہے، اب ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم دارالعلوم کے پیغام کو فرد فرد تک پہنچائیں اور امت کو گمراہی سے بچائیں۔ اس کتابچہ میں دارالعلوم دیوبند کا متفقہ موقف اور رجوع پر تبصرے کے ساتھ آخری وضاحتی تحریر پیش کی جا رہی ہے، اِن سب کو اطمینان سے پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو ہر طرح کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے، آمین۔

مفتی مسعود احمد قاسمی، دھولیہ

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ ......96/3......   التاریخ.....................

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والصّلاة والسّلام على سيد الأنبيا والمرسلين، محمد و آله و أصحابه أجمعين ،أما بعد :

اِس وقت دنیا کے بہت سے علمائے حق اور مشائخ وغیرہ کی طرف سے یہ تقاضہ کیا جارہا ہے کہ جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں ''دارالعلوم دیوبند'' اپنا موقف واضح کرے، حال ہی میں بنگلہ دیش کے معتمد علماء اور پڑوسی ملک کے بھی بعض علماء کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک سے بھی ''دارالافتا، دارالعلوم دیوبند'' میں کئی استفتاآت آئے ہوئے ہیں۔ ہم جماعت کے داخلی انتشار واختلاف اور نظم وانتظام سے قطع نظر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ کئی سالوں سے استفتاآت اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات وافکار دارالعلوم کو موصول ہورہے ہیں، تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے، بعض باتوں میں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شانِ اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں، جن میں موصوف جمہورِ امت اور اجماعِ سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دارالافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کرکے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کررہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور اُن کا استخفاف ہورہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا ردو انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی؛ بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے، ان کا یہ رویہ جماعتِ تبلیغ کے سابقہ ذمہ داران: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحب اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات کے جو اقتباسات ہم تک موصول ہوئے ہیں، جن کی نسبت اُن کی طرف ثابت ہوچکی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی مناجات کے لیے خلوت وعزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ ۸۸/ہزار افراد گمراہ ہوگئے، اصل تو موسیٰ علیہ السلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہیے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے''۔

''نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لیے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے، وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلادیا، ۹۹/ قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اس کو مایوس کردیا، پھر اس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کی طرف خروج کرو، اُس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی، اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط، یعنی: خروج بھول گئے''۔

''ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھایا جاتا ہے، اگر ان کا بھی تعلق مسجد سے نہیں، تو خدا کی قسم اس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی، دین نہیں ہوگا'' (اس اقتباس میں مسجد کے تعلق سے اُن کا منشا مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہیں ہے، اس لیے کہ یہ بات انھوں نے مسجد کی اہمیت اور دین کی بات مسجد ہی میں لاکر کرنے کے سلسلے میں اپنے مخصوص نظریہ کو بیان کرتے وقت کہی ہے، جس کی تفصیل آڈیو میں موجود ہے، ان کا نظریہ بن چکا ہے کہ دین کی بات مسجد سے باہر کرنا خلافِ سنت ہے، انبیا اور صحابہ کے طریقے کے خلاف ہے)

''اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے''۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ.................. حوالہ..................

’’میرے نزدیک کیمرے والا موبائل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے سے محروم کر دیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتوی دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، ان کے دل و دماغ یہود و نصاری سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتوی دے، خدا کی قسم اس کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہو سکتی ہے‘‘

’’ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے، اس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا‘‘

’’مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمھارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے، اس بات پر یقین کرو کہ اعمالِ دعوت تربیت کے لیے کافی نہیں؛ بلکہ ضامن ہیں، میں نے خوب غور کر لیا، کام کرنے والوں کے پیر اکھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے، مجھے تو غم ہے کہ ان لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کر سکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی جب ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہیے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لیے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت وعبادت کو جمع نہیں کیا، تمھیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہو گئے، چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹی چاہیے، کیونکہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لیے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا عبادت کے لیے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کر سکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ اعمالِ نبوت اور اعمالِ ولایت میں جو فرق ہے، یہ فرق صرف نقل و حرکت کے نہ ہونے کا ہے۔ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں، اس لیے کہ دین سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلیغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے، مدرسہ سے سیکھ لو، خانقاہ سے سیکھ لو‘

اُن کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت وتبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبعِ تابعین، ائمہ، مجتہدین، فقہاء، محدثین، مشائخ، اولیا اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔

ہم نے اختصار کی وجہ سے یہ چند باتیں ہی عرض کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں موصول ہو رہی ہیں، جو جمہور علماء سے ہٹ کر ایک نئے مخصوص نظریہ کی غماز ہیں، ان باتوں کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، اس لیے ان پر تفصیلی کلام کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

اِس سے پہلے دار العلوم/ دیوبند کی طرف سے کئی بار خطوط کے ذریعے اور دار العلوم میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر ’’بنگلہ والی مسجد‘‘ کے وفد کے سامنے بھی اس پر توجہ دلائی گئی تھی؛ لیکن خطوط کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ..................   التاریخ..................

جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً و مسلکاً جمہورِ امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیا کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث و آثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا؛ اس لیے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کر دیتے ہیں، جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آ چکا ہے۔

اِس لیے ہم ان معروضات کی روشنی میں امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار و نظریات اور قرآن و حدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جا رہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لیے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جا رہی ہیں۔

جماعت کے حلقے میں اثر و رسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اِس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک و مشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار و نظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعتِ تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہو کر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کر لے۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی جماعت کی حفاظت فرمائے اور اکابر کے طریق پر اخلاص کے ساتھ جماعت تبلیغ کو زندہ جاوید اور پھلتا پھولتا رکھے، آمین، ثم آمین۔

نوٹ: پہلے اس طرح کی نامناسب باتیں تبلیغی جماعت میں شامل بعض افراد کی طرف سے ہوئی تھیں، تو اُس دور کے علمائے دین، مثلاً: حضرت شیخ الاسلامؒ وغیرہ نے اُن کو متنبہ کیا، تو اُن حضرات نے اس کا تدارک کیا؛ مگر اب خود ذمہ دار ہی اس طرح کی باتیں؛ بلکہ اس سے بڑھ کر جیسا اقتباسات سے واضح ہے کر رہے ہیں اور اُن کو توجہ دلائی گئی، مگر وہ متوجہ نہیں ہو رہے ہیں، جس کی بناء پر لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے اس فیصلہ اور فتوی کی تصدیق کی جاتی ہے۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ: 213   التاریخ: 31/01/2018

مولانا محمد سعد صاحب کے رجوع کے سلسلے میں

ضروری وضاحت

باسمہ تعالیٰ

گذشتہ دنوں جناب مولانا محمد سعد صاحب کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے رجوع کے اعلان کے بعد ملک و بیرون ملک سے لوگ دارالعلوم دیوبند کے موقف سے متعلق مسلسل استفسار کر رہے ہیں۔

اس موقع سے یہ وضاحت ضروری ہے کہ مولانا کے رجوع کو اس ایک واقعے کی حد تک تو قابلِ اطمینان قرار دیا جا سکتا ہے؛ لیکن دارالعلوم کے موقف میں اصلاً مولانا کی جس فکری بے راہ روی پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا، اُس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا؛ اس لیے کہ کئی بار رجوع کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مولانا کے ایسے نئے بیانات موصول ہو رہے ہیں، جن میں وہی مجتہدانہ انداز، غلط استدلالات اور دعوت سے متعلق اپنی ایک مخصوص فکر پر نصوص شرعیہ کا غلط انطباق نمایاں ہے، جس کی وجہ سے خدام دارالعلوم ہی نہیں؛ بلکہ دیگر علمائے حق کو بھی مولانا کی مجموعی فکر سے سخت قسم کی بے اطمینانی ہے۔

ہمارا یہ ماننا ہے کہ اکابر رحمہم اللہ کی فکر سے معمولی انحراف بھی شدید نقصاندہ ہے، مولانا کو اپنے بیانات میں محتاط انداز اختیار کرنا چاہیے اور اسلاف کے طریق پر گامزن رہتے ہوئے نصوص شرعیہ سے ذاتی اجتہادات کا سلسلہ بند کرنا چاہیے؛ کیونکہ مولانا موصوف کے ان دوراز کار اجتہادات سے ایسا لگتا ہے کہ خدانخواستہ وہ کسی ایسی جدید جماعت کی تشکیل کے درپے ہیں جو اہل السنۃ والجماعۃ اور خاص طور پر اپنے اکابر کے مسلک سے مختلف ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکابر و اسلاف کے طریق پر ثابت قدم رکھے، آمین۔

جو لوگ دارالعلوم دیوبند سے مسلسل رجوع کر رہے ہیں، ان سے دوبارہ گذارش کی جاتی ہے کہ جماعتِ تبلیغ کے داخلی اختلاف سے دارالعلوم کا کوئی تعلق نہیں ہے، پہلے دن سے اس کا اعلان کیا جا چکا ہے؛ البتہ غلط افکار و خیالات سے متعلق جب بھی دارالعلوم سے رجوع کیا گیا ہے، دارالعلوم نے ہمیشہ امت کی راہنمائی کی کوشش کی ہے، دارالعلوم اس کو اپنا دینی و شرعی فریضہ سمجھتا ہے۔

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 420 التاریخ 07/05/2018

باسمہ تعالی

حامدا و مصلیا

اما بعد! ادھر ہفتوں سے میڈیا پر یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ مولانا محمد سعد کاندھلوی صاحب کے بعض بیانات سے متعلق دار العلوم دیوبند نے اپنے جس موقف کا اظہار کیا تھا اور جس پر دار العلوم دیوبند اب تک قائم ہے خود دار العلوم دیوبند کے بعض مؤقر اساتذہ کا اس سے اختلاف ہے، ظاہر ہے کہ اس خلاف واقع خبر سے ایک بڑا طبقہ جو صحیح صورت حال سے پورے طور پر واقف نہیں ہے شکوک وشبہات میں مبتلا ہوسکتا ہے، اور از سر نو ایک نئی اور بے فائدہ بحث شروع ہوسکتی ہے، اس لیے دار العلوم دیوبند کے خدام ایک بار پھر اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ دار العلوم دیوبند کے مؤقر اساتذہ ومفتیان کرام اپنے پہلے موقف پر قائم ہیں اور اس موقف کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، نیز

۱۔ دار العلوم دیوبند اور اس کے خدام کا ''جماعت تبلیغ'' سے من حیث الجماعت نہ کل کوئی اختلاف تھا اور نہ آج کوئی اختلاف ہے؛ بلکہ کار تبلیغ کو ملتِ اسلامیہ کے حق میں مفید در مفید باور کرتے ہیں۔

۲۔ جماعت تبلیغ کے موجودہ داخلی اختلاف کے بارے میں دار العلوم دیوبند اپنے پہلے موقف پر آج بھی قائم ہے کہ یہ اختلاف جماعت کا اپنا داخلی معاملہ ہے، دار العلوم دیوبند کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے، اور اس مسئلے میں دار العلوم دیوبند دونوں فریقوں سے یکساں فاصلہ بنائے رکھے گا۔

اللہ عزوجل ہم سب کو قول وعمل کی کجی سے محفوظ اور صراط مستقیم پر قائم دائم رکھے، آمین!

وصلی اللّٰہ علی النبی الامّی و علی آلہ و أصحابہ أجمعین

★ ...ہم...امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لیے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔

جماعت کے حلقے میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اِس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعتِ تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کرلے۔ (موقف دارالعلوم دیوبند)

★ کئی بار رجوع کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مولانا کے ایسے نئے بیانات موصول ہورہے ہیں، جن میں وہی مجتہدانہ انداز، غلط استدلالات اور دعوت سے متعلق اپنی ایک مخصوص فکر پر نصوص شرعیہ کا غلط انطباق نمایاں ہے، جس کی وجہ سے خدام دارالعلوم ہی نہیں؛ بلکہ دیگر علمائے حق کو بھی مولانا کی مجموعی فکر سے سخت قسم کی بے اطمینانی ہے۔

ہمارا یہ ماننا ہے کہ اکابر رحمہم اللہ کی فکر سے معمولی انحراف بھی شدید نقصاندہ ہے، مولانا کو اپنے بیانات میں محتاط انداز اختیار کرنا چاہیے اور اسلاف کے طریق پر گامزن رہتے ہوئے نصوص شرعیہ سے ذاتی اجتہادات کا سلسلہ بند کرنا چاہیے؛ کیونکہ مولانا موصوف کے ان دوراز کار اجتہادات سے ایسا لگتا ہے کہ خدانخواستہ وہ کسی ایسی جدید جماعت کی تشکیل کے درپے ہیں جو اہل السنۃ والجماعۃ اور خاص طور پر اپنے اکابر کے مسلک سے مختلف ہوگی، اللہ تعالی ہم سب کو اکابر واسلاف کے طریق پر ثابت قدم رکھے، آمین۔ (وضاحتی تحریر دارالعلوم دیوبند)

★ میڈیا پر یہ خبر گشت کررہی ہے کہ مولانا محمد سعد کاندھلوی صاحب کے بعض بیانات سے متعلق دارالعلوم دیوبند نے اپنے جس موقف کا اظہار کیا تھا اور جس پر دارالعلوم دیوبند اب تک قائم ہے خود دارالعلوم دیوبند کے بعض مؤقر اساتذہ کا اس سے اختلاف ہے، ظاہر ہے کہ اس خلاف واقع خبر سے ایک بڑا طبقہ جو صحیح صورت حال سے پورے طور پر واقف نہیں ہے شکوک وشبہات میں مبتلا ہوسکتا ہے، اور از سرنو ایک نئی اور بے فائدہ بحث شروع ہوسکتی ہے، اس لیے دارالعلوم دیوبند کے خدام ایک بار پھر اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کے مؤقر اساتذہ ومفتیان کرام اپنے پہلے موقف پر قائم ہیں اور اس موقف کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (وضاحتی تحریر دارالعلوم دیوبند)